قصہ حیدر لکڑہارا
و
قصہ نیک بی بی قاضی
نیکی و نیکوکاری نیک انجام ہے قصہ نیک بی بی اس کی مثال ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد اللہ و نعت نبی | کہانی میں لکھتا ہوں یارو نئی
سنی اس کہانی کو جو دل لگا | کرے مشکل آسان مشکل کشا
کوئی مفلس یک جا پہ مزدور تھا | کہ چندن ہی نام اوسکا مشہور تھا
سدا لاکی وہ کرٹیاں بیچتا | نپاتا پر اک آنے سے وہ سوا
سدا اوسکے زن اوسکی کہتی یہی | ترے پاس ہنسے بنائی خوشی
ترستے ہے کہانے کپڑونکو ہم | میاں میرے آیا اب آنکہو نمیں دم
میں بچون کو لیکر کدہر جاؤنگی | اسی گھر میں فاقونسی مرجاؤنگی
یہی کہکے جی غم سی کھویا سدا | وہ چندن مصیبت میں رویا سدا

یہ کی بن مین جا اونی اگر دعا — کہ دی غیب مجھکو زرا ہی خدا

زیادہ نہین چاہتا ہون مین زر — مجھو کھانے کپڑے سے آسودہ کر

ہمین نہ رہی یا موت دی اپ شتاب — کہ دل غم سی جلکر ہوا ہی کباب

اسی سوچ مین تہا یہ بچو دکھڑا — کہ ناگاہ درویش اک آگیا

یہ بولا کہ سب رنج تیرا چھٹی — جو مشکل کشا کا تو روزہ رکھی

سترویں ہو تا یہ رنج یا سا تو ہن — مٹھائی پہ دی فاتحہ بالیقین

کہا ایک آنہ ہی روزی مری — رکھا جائی روزہ نہ اسمین کبھی

وہ بولا کہ بستر کے نیچے ترے — خدا دیگا کل ایک آنہ سے تجھے

بدن پاک کر اور گھر کی جگہہ — دلانا مشکل کشا فاتحہ

کہانی تو کہہ اپنی بیتی تمام — سنی جو کوئی اوسکا بھی ہووی کام

جو چندن کا دن جس جاوت کٹا — سحر زیر بستر یک آنہ لا

کہیا سب سرانجام چندن نی کام — رکھا روزہ اور فاتحہ دی تمام

جو پھر لکڑیان لینے بن کو گیا — تو آئی اوسے غیب سے یہ صدا

پڑا اوس طرف کو جو ہی ایک سنگ — اوٹھا اوسکو لے مال تو بد رنگ

گیا وان تو دیکھا بہت اوسنی گنج — خوشی آگئی اور ہوا دور رنج

غرض باندھ کر اپنی چادر مین زر ‏ چھپا لیگیا رات کو اپنے گھر
تو بیلہ کی دلبر تھی فاقہ سی چوٹ ‏ جو دیکھا کہ بھاری ہی کچھہ آج موٹ
اوسی دیکھکر گرچہ خوش ہوگئی ‏ ولیکن یہ گھبرا کے کہنے لگی
کہا لائے پوراکے یہ لایا ہی زر ‏ کوئی مشکلین آکر بنا ئہ ہے سحر
کہا اوسنی بیہودہ بکتی ہی کیا ‏ یہ زر مجھکو میرے خدا نے دیا
وہ دولت کہ جسکا نہووے بیان ‏ بھری سب گھڑے لوٹے اور ہانڈیان
سحر اوٹھہ کے راجونکو اوسنے بلا ‏ عمارت کی ڈالی وہین اک بنا
گیا اوسکے سینے سے جو غم کا داغ ‏ بنایا محل خوب پاکیزہ باغ
خوشی سے وہ چندان گیا بسکہ پھول ‏ گیا لطف مشکل کشا صاف بھول
سر انجام گھر کا بنایا تمام ‏ سپاہی ملازم کنیز و غلام
پی کچھہ گھر جو چندن کی دولت ہوئی ‏ تو پھر اوسکی زن شاہزدی ہوگئی
پھرین اوسکے فرزند سب آس پاس ‏ تکلف سے پہنے وہ عمدہ لباس
سدا عیش و عشرت کا سامان تھا ‏ نہ چندن کو وزری سی کچھہ کام تھا
کسی دن وضو کا جو دہیان آگیا ‏ تو مسواک اور لوٹا اوسنے لیا
قضا را ہو شہر مین شور و شر ‏ کہ شہزادی کا کسنے کاٹا ہی سر

یہ گھبرا کے گھر سے جو باہر گیا
تو مسواک اور لوٹا پاس اوسکی تھا

خدا کا غضب نازل اوس پر ہوا
کہ مسواک و کوزہ جو حاضر ہوا

یہ کچھ دیکھ لوگون نے اور کر قیاس
اسے لیگئے باندھ کر شہ کے پاس

کہا شاہزادے کا قاتل ملا
اسے کیجیے قتل تو ہی بجا

ہوا حکم یون قید اسکو کرو
نہ مارو اسے طوق و زنجیر دو

یہ بختی سے جا کر ہوا قید جب
تو سمجھا یہی مجھپہ خدا کا غضب

کہا اولمین افسوس لاچار ہون
خطا بخش دو مین گنہگار ہون

چھوڑا دو مجھے میرے مشکل کشا
نہ بھولونگا روزہ مین دل سے ذرا

اسی تین دن جب یہی غم سہا
ہوا رحم اور لطف مشکل کشا

یہ سوتا تھا اک رات پر اضطراب
یہ آئی ندا اوسکو درمیان خواب

کہ کل روزہ رکھنا تو ہوگا رہا
کہا اسنے مفلس ہون مین اور گدا

مین کوڑی کہان پاؤنگا اسقدر
جو روزہ مین رکھون نہا کر سحر

ہوا حکم اوسمین نہوگا خلل
بچھونے کے نیچے تو پائیگا کل

سحر اوس کے دروازے پر بیقرار
رقیبون سے بولا مین ہون روزہ دار

مجھے کوئی نہلا دو جل کر ذرا
برا سے خدا اب مشکل کشا

کسی نے دیکھوں ظالم کا زور — نہانیکو کہتا ہی قیدی یہ چور
کوئی بولا روزی سے ہی یہ غریب — ہی نہلانا اسکا ثواب عجیب
کسی نے غرض اوسکو نہلا دیا — یہ سامان روزہ نہ منگوا دیا
پڑے ستے پہ پس تک سارا رہ تھا — کسیکے وہان بیٹے کا بیاہ تھا
سو وہ اپنے دلمین بہت شاد ہو — چلا تھا شکر اروہان لینے کو
وہین اوس سے قیدی نے رو کر کہا — کہ سودا تو روزے کا لادے ذرا
کہا اوسنے فرصت نہین اسگھڑی — کہ ہی کار شادی کی جلدی بڑی
نہ مانا سخن اور وہان سے گیا — یہ لاچار رستے پہ بیٹھا رہا
قضارا اوسی دن کی ہی یہ خبر — موا تھا کسی شخص کا اک پسر
سو غم سے وہ بیچارہ غمگین ہو — چلا تھا اوسی رہ کفن لینے کو
کہ یہ روزہ دار اوس سے باصد فغان — بنت لگا کہنے کہ ای مہربان
مین قیدی ہون سخت مدہون روزہ دار — مری عرض سن بہر پروردگار
جو سامان دوہر کا لادے شتاب — خدا تجکو اس کام کا دیگا ثواب
یہ سنتی ہی وہ مرد سینہ فگار — لگا کہنے یون دل مین ہو بیقرار
کہ کھولاش اوٹھنے مین ہوتی ہی دیر — اگر اک گھڑی مین گیا ہوگا پھیر

یہ کہہ او رقیدی سی بس لیکے دام | کیا پہلے جا اوس بیچارے کا کام
غرض اوسنی سامان جب لا دیا | تو کی فاتحہ بہر مشکل کشا
کہانی کہی اپنی گذرے تمام | سنی سب نے جو تھے وہاں خواص و عام
بیاں کر چکا جبکہ وہ دل کباب | کیا اوسنے افطار روزہ شتاب
وہ زنجیر پاؤں میں جو اوسکی تھے | وہیں پاؤں سے خود بخود کھل گئے
اوسی روز کا اک تماشا سنو | جو شادی بکے جاتا تھا اسباب کو
وہ بیٹا جو اوسکا بنا تھا بنا | قضا اوسکی آئی وہیں مرگیا
وے مرد صالح جو تھا نوحہ گر | ہوا زندہ اوسکا او سید م پسر
جو گھر اپنے پہنچا وہ لیکر کفن | تو پی کی خوشی جاہی درد و محن
موا تھا وہاں جسکا دولہ پسر | وہ مرتا تھا مرنے کی سنکر خبر
غرض روتا اور پیٹتا بے حواس | یکایک وہ دوڑا گیا شہ کے پاس
یہ کی عرض اے شاہ عالی گہر | ذرا غور کیجیے مری عرض پر
غضب مرد اک قید خانہ میں ہے | نہیں ساحر ایسا زمانے میں ہے
مرا بیٹا جادو سے مارا اسنے ہے | شہادت میں رکھتا ہوں مردم سبھے
میں آیا ہوں غمناک فریاد کو | خداوند دیجیے مری داد کو

یہ سن شاہ نے دل میں کھایا پیچ و تاب — بلایا اوسے قید سے وہاں شتاب

جو دو دو بار میں قیدی حاضر ہوا — جواب اوسنے یون بادشہ کو دیا

میں کیا جانون کیا ہی بھلا یہ بلا — خدا جانے اور جانے مشکل کشا

کہا بادشہ نے کہ کہتا ہے کیا — وہ ہی کون سا ہے یہ مشکل کشا

وہاں ایک بیٹھا تھا بوڑھا وزیر — کہا اوسنے بیشک وہین سب کے پیر

شجاعت کا اوس شہ پہ ہی اختتام — ید اللہ اس شیر حق کا ہی نام

یہ سنتے ہی اوس شاہ نے خوف کھا — کہا صاف قیدی سے یون برملا

میں باور کرون تب یہ تیرا بیان — دکھاوے اگر کچھ تو اونکا نشان

نہ دیکھون نشان علی جب تلک — تیقن نہو گا کبھی تب تلک

یہ سنتے ہی قیدی نے یون عرض کی — کہ رکھتا ہون مین اک نشان علی

قدم رنجہ کیجے اگر اک ذرا — تو اونکی کرامت کا دون مین پتا

تعجب کا سنکر سخن بادشاہ — چلا ساتھ قیدی کے لیکر سپاہ

یکایک وہ سب بن مین پہنچے سبھی — جہان اسکو تھی پہلے دولت ملی

وہی چاہ زینہ کو دکھلا وہان — لگا اسطرح کرنے قیدی بیان

کہ یہ چاہ جو گنج سے ہی بھرا — یہ ہی مجھکو مشکل کشا نے دیا

سر چاہ جو سنگ تہا اک پڑا
گئے پر سر چاہ جب دم سبہی
نہ سرکا وہ پتہر کوئی سے ذرا
ہوا شاہ اس بات سے پر غضب
کہا کر جدا تن سے قیدی کا سر
پہر اوسوقت چندن نے شہ سے کہا
اوٹہے سنگ ارمان خاطر ہی یہ
اوسے شاہ نے سوچ کر اک ذرا
گیا یہ وہان اور بحکم الہ
تعجب کا یہ کار دیکہا جو دان
جو اوس چاہ مین شاہ خوش ہوگیا
ہی الماس یاقوت و لعل و گہر
ہوا دیکہ زر شہ کے دلمین خیال
لکہا پہر سر چاہ دیکہا عیان
وہی ساری چیزون کا مختار ہے

کہا شہ نے سبکو کرو یہ جدا
بہت قوت اپنی وہان خرچ کی
یہان تک کہ شہ زور کر تہک گیا
تو بولا یا جبلا کو اوسنے تب
نکر دیر جلدی اسے قتل کر
جو ہو حکم مین اوٹہاؤن ذرا
وگرنہ سر و تن تو حاضر ہی یہ
کہا خیر گر اوٹہہ سکے تو اوٹہا
دیا پہینک اوس سنگ کو مثل کاہ
کہلی شاہ کی آفرین پر زبان
تو دیکہا کہ دولت ہی سنے انتہا
صلاح لباس اور ہی سیم و زر
کہ لیجے یہان سے یہ جتنا ہی مال
کہ چندن کا سب مال ورنہ ہی یہان
نہ ہرگز یہان وجہ انکار ہے

غرض شاہ نے یہ لکہا دیکہکر ۔ دیا اوسکو جتنا کہ تہا مال و زر
ہوا لطف اوسپر گیا سب عتاب ۔ دیا اوسکو نواب کا پہر خطاب
محل کی طرف وہ اسنی جب شہ پہر ۔ سُنا اوسنے یہ شور و غل جا بجا
کہ شہزادہ زندہ ہوا ہے ابہی ۔ یہ سنکر ہوئی شہ کو دونی خوشی
ملا جاکے بیٹے سے جب شادشاہ ۔ پڑہا خوب چندن کا پہر عذر جاہ
یہ قصہ تہا زندان میں جسنے سنا ۔ ہوا قید اور غم سے وہ بہی رہا
پہرے جسطرح سے کہ چندن کے دن ۔ پہرین اسطرح دوست دشمن سبہون
بر آوین سب اپنے محبون کے کام ۔ ہوا قصۂ خیبہ تمت تمام

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکہا ہی خامہ اب حمد پروردگار ۔ وہ غفار ہے اور آمرزگار
نبی کو کیا اوسنے کیا نامور ۔ درود اونپہ اور آل اصحاب پر
عدالت کا حق کی فدا سنیے حال ۔ یہ قصہ ہی قاضی کا جسکی مثال

کہ اک شہر مین بھائی رہتی تھی دو ۔ جو کچھ ماجرا اونکا گذرا سنو
اک اونمین سی قاضی ہوا شہر کا ۔ رہا دوسرا عابد و پارسا
وہ عابد جو تھا باخدا نیکذات ۔ ملی اوسکو زوجہ بھی کیا خوش صفات
زبس اتقیا کی وہ اولاد تھے ۔ سدا حرص دنیا سی آزاد تھے
عفیفہ بھی تھی اور صاحب جمال ۔ زن و مرد مین تھی محبت کمال
وہ شوہر کی بس عاشق زار تھی ۔ بہت غمگسار اور وفادار تھی
وہ شوہر بھی ہر وقت اوسسے مدام ۔ رضا جوئی سی اوسکی رکھتا تھا کام
بہم دونون رہتی تھی وہ شاد دل ۔ تھا درد جدائی سے آزاد دل
ولیکن فلک دیکھہ سکتا ہی کب ۔ لگائی جدائی کی آخر کو ڈھب
سنو اوسکی اب بھائی قاضی کا طور ۔ کہ ظاہر مین تھا اور باطن مین اور
کہا اوس سی حاکم نی ای نیکبخت ۔ کہ در پیش اب مجکو مشکل ہی سخت
نظر مین تری ہو کوئی معتبر ۔ جو انمرد لا کوئی تو ڈھونڈہ کر
کہ بھیجونگا اوس کام پر مین اوسی ۔ صلے مین بہت دونگا زر مین اوسی
تو قاضی نی اوس شاہ سی یون کہا ۔ کہ ہی ایک بھائی مرا پارسا
عجب کیا کہ اوس سی برائی یہ کار ۔ کہ ہی وہ امین اور خدمت گذار

کہا شہ نے لا جلد میرے حضور
کہ بھیجونگا مین کام پر اوسکو دور

یہ سنکر گیا بھائی قاضی کی پاس
کہا یون کہ ای مرد ایزد شناس

تری سنکے تعریف یہ شہریار
بلاتا ہی سمجھو کہ دی کوئی کار

غرض تیری دین اب موافق ہوئی
یہ بہتر ہے تو ساتھ میرے چلے

لگا کہنے وہ عابد خوش سیر
کہ ای بھائی اس بات سی درگذر

رہا بیٹھہ مین حق کی چوکھٹ پہ اب
گیا بھول دنیا کے مین کام سب

اگر طاعتِ حق کو مین چھوڑ دون
تو البتہ کچھہ خدمت شہ کرون

کوئی کام مجھکو گوارا نہین
بجز رحمتِ حق سہارا نہین

جو انکار قاضی سی اوسنے کیا
خفا ہوکے قاضی نے پاسخ دیا

تری صاف بیجا یہ انکار ہے
کہ یون حکم حاکم سے انکار ہے

بیان کر تو اس بات کا کچہ سبب
مری سر پہ حاکم کا ہوگا غضب

یہ قاضی سی کہنے لگا پارسا
کہ میری جو ہی زوجہ مہ لقا

محبت مجھی اوس سی ہی اسقدر
نکلتا نہین مین اوسے چھوڑ کر

نہ اوسکو گوارا ہی فرقت مری
وہ رکھتی ہی دلسی محبت مری

کہا سنکے قاضی نے سچ ہی یہ بات
کہ بیشک یہ زن ہی ستودہ صفات

ولیکن نہین کچھہ محبت مرے — پسند آئی کیون تجکو ذلت مرے
مناسب یہی ہی اوٹھکی چل ساتھ تو — کہ ہو پیش حاکم مرے آبرو
سنا جب یہ قاضی سے اوسنے سخن — تو سمجھا کہ بیشک چھٹا اب وطن
کہا تیری خاطر سے لاچار ہون — وطن چھوڑنے کو مین طیار ہون
ولیکن ذرا دلمین رکھنا یہ بات — کہ بہاوج جو تیری ہی یہ نیکذات
رہی اسکی عصمت کا ہردم خیال — پہونچنے نپائی کچھہ اسکو ملال
سوا تیری سونپون مین کسکو اسے — بھلا تجھسے بڑھکر مین سمجھون کسے
خبر لیتے رہیو ہراک صبح وشام — رہی تا کہ فرقت مین بیشاد کام
غرض کر یہ قاضی سے گفتار وہ — کمر باندھکر ہوگئے طیار وہ
لگا ہونے زوجہ سے رخصت وہ جب — تو اوسدم ہوئی اوسکی حالت عجب
بہم ملکے دونون جو گریان ہوئے — تو آنکھونسے گویا کہ دریا بہے
تسلی بہت زن کو دیکر چلا — کہا زن نے تیرا نگہبان خدا
وہانسے وہ ہمراہ قاضی ہوا — بصد جاہ لیکے پیش حاکم گیا
بہت حاکم اوس سے ہوا شادمان — کیا اسکو پھر سوی مقصد روان
سفر مین گیا جب کہ وہ پارسا — تو گھر اوسکا بالکل اکیلا رہا

سنو آگے اب یا نئے قاضی کا حال
کہ کیسا چلا زہد و تقوی کی چال

وہ بہائی کے گھر روز آنے لگا
وہ بھاوج کو الفت دکھانے لگا

رضا جوئی کرتا تھا ہر کام مین
کہ یہ صید آئے مرے دام مین

ولیکن حیا سی وہ عصمت پناہ
نکرتی کبھی اوسکی جانب نگاہ

وہ مکار ہر دم خوشامد کے سات
لگاوٹ کے کرتا تھا ہر ایک بات

یہ کہتا تھا ای گل نکر اب حیا
کہ مین شکل بلبل ہون تجپر فدا

محبت کی دل مین اتری بو نہین
کہ عاشق کی کا ہی رضا جو نہین

جو تنہائی مین تہی ہی دل حزین
حجاب اسقدر اب مناسب نہین

اوٹھاؤ مزا میری صحبت سے تم
گذارو شب و روز عشرت سے تم

وہ قاضی یہ لایا خیال تباہ
زنا کا جو خواہان ہوا خواہمخواہ

زن نیک بخت اوس سے تب بولی ہون
کہ دل مری آبرو کی ہے کیون

ذرا دلمین کر شرم ریش دراز
مناسب ہی کچھ خوف دانای راز

گیا بھول بہائی کے سب گفتگو
خلاف اوسکے افسوس چلتا ہی تو

یہ ہر بار کہتی مین صاف صاف
رکھہ ایسی نظر سے تو مجکو معاف

خدا نہین تجکو خوف خطر
مری گھر کا آنا تو موقوف کر

جو قاضی جی اوس ہی سنا یہ کلام
تو کیا مکر کا اوسنے پھیلایا دام

کہا تجھسے اب تک چھپائی یہ بات
پر اب یہ خبر سن تو آہی نکلات

کہ شوہر ترا اونپہ مارا گیا
ترا اوس سے بالکل سہارا گیا

ولیکن نہین تجکو واجب ہی قسم
مری ساتھ عشرت سے رہ تو بہم

کریگی جو یون بھی انکار تو
بہت پائیگی مجھسے آزار تو

زنا مین کرون تجسے خواہ مخواہ
مین خود پیش حاکم ہون اسکا گواہ

پھر اوسوقت کیا تیرا احوال ہو
تو ہو قتل اور خون مین پامال ہو

کہا اوسنے مجھکو تو انکار ہے
تو جو چاہے کر جا کے مختار ہے

نہین خوف جان مجکو کچھ زینہار
پر اک دل مین ہی خوف پروردگار

جو لاؤ نہین دل مین خیال تباہ
تو دنیا و عقبے مین ہون روسیاہ

اوٹھا ہو کے قاضی بہت خشمگین
گیا پیش حاکم وہانسے لعین

بیان اوسنے جا کر کیا جب ادا
کہ بھائی جو میرا سفر کو گیا

زن فاحشہ اوسکے بدکار ہے
بڑی شوخ و بیباک و عیار ہے

زنا کر کے اوسنے کیا منہ سیاہ
یہ کہکر کیے پیش جھوٹے گواہ

دیا حکم حاکم نے اک آن مین
کرو سنگسار اسکو میدان مین

جو قاضی کو یون حکم حاکم ہوا
جو تو نے اطاعت وکی اختیار
جو مسرور کر وصل سے تو مجھے
وہ بولی کہ کر قتل یا سنگسار
جو بیجرم مین قتل ہو جاؤنگے
یہانکی مصیبت ہی الیس بہلتر
نہ ہر بار تکرار تو مجھسے کر
سنا بہر بہی انکا قاضی نی جب
ڈہونڈہوا یہ پڑا یا بازار مین
زنا سے جو اک زن ہی تقصیروار
وہ قاضی گیا آپ بہا وج گہر
سو کل ہوے ساتہ اک آن مین
چلے شہر کے سب صغیر و کبیر
تو اوس زن نی پتھر کہینچا ایک اہ
کہ اہی حاکم آسمان و زمین
تو بہاوج پہر اوسنے جا کر کہا
ہوا حکم مجہکو کہ کر سنگسار
تو اس حکم بد سے بچاؤن تجھے
نہ ہرگز کرون فعل بد اختیار
تو اک آبرو حشر مین پاؤنگے
حساب قیامت ہے مشکل مگر
نہین مجکو مرنے سے خوف و خطر
وہان سے اوٹہا منفعل ہوکے تب
کہ چہوٹے بڑے سب خبر سنین
وہ کیجا گئے دشت مین سنگسار
نکالا اوسے کہینچکر موی سر
کہڑا کر دیا لا کے میدان مین
ہوا جمع اوس جا جم غفیر
کہا کر کے سوئے فلک اک نگاہ
مرا حال پوشیدہ تجھسے نہین

نہیں کچھ مومن کو ذرا خوف و باک — اگرچہ ستم کر کے ہیں مجھکو ہلاک

تری راہ میں پر ہون ثابت قدم — کسو کی دم میں آخر نکلا ہی دم

کہ اتنے میں قاضی پکارا وہان — کریں سنگسار اسکو پیر و جوان

یہ سنکر جو مردم بڑے ہے ایکبار — لگی ہونے اوس زن پہ پتھر کی مار

ہوئی بارش سنگ وان اسقدر — کہ انبار سنگ اوسکے تھا تا بسر

ذرا سنیے اب قدرت حق کا حال — نہیں جسمیں دم مارنے کی مجال

حفاظت کرے جسکے رب جلیل — بچے زیر آتش وہ مثل خلیل

تن زن پہ پتھر کا انبار تھا — فگار اوسمیں اوسکا تن زار تھا

تن زن سے از بسکہ خون تھا روان — تو بو پا کے اک گیدڑ آیا وہان

لگا اوٹھا کر کے پتھر اوسے — یہ چاہا کہ بھرے پیٹ کھا کر اوسے

کہ اتنے میں گرگ اک نمایان ہوا — اوسے دیکھ گیدڑ گریزان ہوا

پھر آگرگ گیدڑ کے پیچھے دوان — ملی زن کو دونون سے آخر امان

تن زار میں اک رمق جان تھی — بہت درد سے وہ پریشان تھی

نہ اوسکا کوئی یار و غمخوار تھا — خدا لیکن اوسکا مددگار تھا

زبس تشنگی اوسے جان لب ہوئی — تو اوس دم وہ پانی کی طالب ہوئی

جو کہولے ذرا ہوش میں آ گئی آنکھ
تو دیکھا قریب اک لگی ہی گیاہ
بڑہا ہاتہ اوس گہاس کو توڑ کر
زبس فضل ایزد سے تاثیر کے
بدن میں توانائی آنے لگے
تمام اوسکے اعضا ہوئی تہی جو سست
بدن کے وہ سب زخم اچہے ہوئے
ہوئی واں سے اوٹھکر وہ آگے روان
گئی رفتہ رفتہ کئی کوس تک
نمایان ہوا دور سے اک مکان
پہونچکر جو درماندہ وہ ہوگئی
مکان سے اک آئی زن خوش سیر
لگے پوچھنے اس سے وہ نیک فال
جو گذرا تہا سب حال اسنے کہا
گئی لیکے ساتہ اپنے وہ خوش صفات

نظر کی جب اودہرت پہیلا کے آنکہہ
ہوئی دیکہو لبس اوسکے کہانے کی چاہ
رکہا منہ میں تا حلق ہو اوس سے تر
وہ بوٹے ملے اوسکو اکسیر سے
فقد اودست و پا وہ ہلانے لگے
نئے سر سے پہر ہو گئے چاق و چست
یہ چاہا کہ کچہہ دور آگے چلے
مگر دلمیں تہے یاس و لب پر فغان
تو آخر کو اوسکے گئے پاؤں تہک
ہوئی دیکہکر دل میں وہ شادمان
تو بے اختیار اک جگہہ سو گئے
جگایا اسے آ کے بالین پر
کدہر سے تو آئی بتا اپنا حال
تو اوس زن کے دل میں بہی رحم آ گیا
لگی کہنے اسے خواہر نیک ذات

مرا ہے جو فرزند چندے وسال
رہا کر مرے گھر مین تو شاد دل
ہوا شوہر اوس زن کا بہی شادمان
غرض وہ زن پارسا وان رہی
نگہبان تہے لڑکے کی شام و سحر
فلک کی سنو شعبدہ بازیان
پہونچتا کسیکا نہ وان اوسپہ ہاتہ
کسی غیر کا تہا نہ اوس گھر مین کام
ہوا آشفتہ اسپہ وہ جان سے
کہ اے دلبر غیرت آفتاب
جو ہو تجہسے حاصل مرا کام دل
یہ تسکین دل اکدم پاؤن گا
زن پارسا سنکے برہم ہوئے
کہا جا رے کیا تو مرے آبرو
جو کرتی ہی فعل منظور ہین

تو مان کیطرح اپنی گودی مین پال
غم و رنج سے رکہہ تو آزاد دل
رہا حال پر اسکے بس مہربان
دل زار کو اک تسلی ہوئی
اوسے جانتی تہے وہ اپنا پسر
کیا پہر تہا فتنہ برپا یہان
مگر جس اک اوسکا دشمن تہا ساتہ
مگر صاحب خانہ کا اک غلام
لگا اوس سے کہنے یہ ارمان سے
تری عشق مین دل مرا کباب
مجہے بہی ملے تجہسے آرام دل
نہ جب تک تجہے بر مین لاؤنگا
نئے سر سے پہر قید ہی غم ہوئے
مگر نا کہے ایسی بیجا گفتگو
وطن سے بہلا ہوئی کیون دور [illegible]

ہوا جبکہ ابلیس اوس سی غلام
نہیں مانتی تو جو کہنا مرا
وہ لڑکے کی مادر کہیں وقت شام
وہ شیطان پسر کا دبا کر گلا
کرے گی نہ خوش وصل سے گر مجھے
وہ بولی گنہگار دنیا مین ہون
عبث تجھکو ہر بار تکرار ہے
جو یہ گفتگو بیچیا نے سنی
گیا وہ لئے پھر صاحب خانہ پاس
رہی آکے یہ زن جو گھر مین سر
زن ساحرہ ہے یہ بیخوف و باک
زمین کو کیا خون سے اوسکے لال
یہ سنکر اوڑا اوسکے ہوش و حواس
لگا کہنے اے بانوے پارسا
مین سمجھا تھا تجھکو کہ ہے باوفا

تو دھمکا کے اوسنے کیا یون کلام
تو دیکھ اب ترا حال کرتا ہون کیا
گئی گھر سے اوسوقت آیا غلام
زن پارسا سے یہ کہنے لگا
کرون متہم خون مین اسکے تجھے
نہ لیکن عذاب خدا سر پہ لون
کہ اس کام سے مجھکو انکار ہے
پسر کے گلو پر چھری پھیر کے
لگا حال کہنے بصد رنج و یاس
کیا اوسنے رخنہ جگر مین ترے
کیا اسنے تیرے پسر کو ہلاک
ذرا چلکے دیکھ اپنے بیٹے کا حال
بصد آہ و افغان گیا اوسکے پاس
یہ کیا میرے سر پر تو لائے بلا
مگر تونے کیا مجھپہ کی جفا

زنِ پارسا بولی اک بھر کے آہ | خدا و پیمبر کو کر کے گواہ

یہ فرزند تھا میرا جان و جگر | اسے جانتی تھی مین اپنا پسر

ولیکن یہ بدبخت تیرا غلام | کیا چاہے تھا مجھسے فعلِ حرام

جو صاف اس سے انکار مینے کیا | تو بس دل مین میرا یہ دشمن ہوا

کیا اسنے آخر یہ فعلِ زبون | کہ مین مبتلا اسکی تہمت مین ہون

اگر کچھ ترے دل مین انصاف ہے | تو پھر یہ حقیقت عیان صاف ہے

کلام اوس سے عابد نے جب یہ سنا | لگا غور کرنے وہ مردِ خدا

کہا اوسنے پھر زن سے اے نیکذات | چلی جا یہان سے تو بہتر ہے بات

پسر سے تو اب صبر مینے کیا | خدا جانے آیندہ فتنہ ہو کیا

دیے بیس درہم اوسے زادِ راہ | کہا نیکبخت اب تو لے اپنی راہ

چلی وان سے وہ بادلِ دردناک | لبون پر فغان اور سینہ تھا چاک

غرض رحمتِ حق پہ کر کے نظر | وہ زن اوس مکان سے ہوئی رہ سپر

چلی جب وہ زن تین دن تین رات | تو اک شہر مین پہونچی وہ خوش صفات

جو دیکھا تو میدان مین ہے اژدحام | ہوئے شہر کے جمع مردم تمام

چڑھاتے ہین سولی پہ اک مرد کو | لگی پوچھنے تب وہ فرخندہ خو

که اس شخص سے ہو گیا کیا گناہ
کہا اوس سے لوگون نے یہ ماجرا
نہ ہرگز ادا اس سے ابتک ہوے
سیا تکا یہ دائم ہی رسم و رواج
زن پارسا نے یہ جبکہ دم سنا
ملے تھے جو وہ بیس درہم اسے
وہ مرد ایسے آفت سے جب بچگیا
لگا کہنے اے خواہر نیکذات
وہانسے وہ فرد اوسکے ہمرہ ہوا
غرض وہانسے دونون وہ راہی ہوے
تو اک بحر ذخار آیا نظر
لگا کہنے زن سے وہ مرد لعین
جو تدبیر چل جاہی کوئی مرے
پہنچین پانون چلنے کے زحمت سے ہم
یہ کہکر وہانسے دور اسے [illegible]

ہو جاتی ہی جان اسکی یون خواہ مخواہ
کہ سکے درم بیس ہے چاہتا
ہوا حکم سولی کا اسکے لیے
غرض اسکو سولی پہ کہتی ہین آج
تو رحم اوسکو اوس مرد پر آگیا
سمجھکر ثواب اوسنے سب بیس دیے
تو قدمون پہ اس زن کے آکر گرا
ترا بنکے جاکر چلون تیرے ساتھ
سفر مین وہ گویا ملا رہنما
کسی کوس منزل مین جب ملی کہیں
جہاز اوسمین تجار کے دیکھکر
کہ اکرم ذرا بیٹھ جا تو یہین
سواری ہو کشتی پہ میری [illegible]
کسی شہر [illegible] پہنچین راحت سی ہم
وہان جاکے لوگون سے کہنے لگا

تمہارے جہازون مین کیا مال ہے
جہازون کے مالک نے اوس سے کہا
بھرے انمین تحفے ہین ہر قسم کے
یہ جتنی کہ ہین کشتیان بے شمار
یہ سنکر لگا کہنے وہ بے وفا
ترا مال جب آکے ہے نے لے تمہار
یہ سنکر وہ مشتاق دل سے ہوا
کہا اسنے ہے اک کنیز حسین
جو چہرہ دکھائی وہ ماہ تمام
اوٹھا دے اگر رخ سے اپنے نقاب
جو زاہد کی اوسپر نظر جا پڑے
پھنسے دام گیسو مین وہ پھانس لے
بھرے آنکھ مین اوسکی جادو ہزار
کہان تک مین تعریف اوسکی کرون
[illegible] اوتا حسن کے ہم سے بتا

تمہا لطف مین بے مثل ہی کون شے
سنے تجھے چاہیے کیا یہ بتلا ذرا
جسے جو ہو درکار وہ ہم سے لے
کرورون کا اسباب ہی سب مین یار
مرے پاس اک جنس ہے بے بہا
کہا دے ابہی اوسپہ کرکے نثار
کہا کیا ہے وہ جنس سچ سچ بتا
وفادار و خوش سیرت و مہ جبین
تو یوسف بہی ہوا اوسکا ولسی غلام
چھپے شرم سے ابر مین آفتاب
لوٹا پاونپہ وہ سر کے بچھل آپڑے
تو پھر زندگی پھر وہ سانس لے
ہے تیر مژہ اوسکا ہر دم کشا
دکھا دون ابہی جو بالش کہون
تو مادہ عاشق وہ اوسپہ ہوا

کہا اوسنے گر بیچ تو میرے ہاتھہ — تو دولت بہت کچھہ کرون تیری ساتھہ

لگا کہنے تاجر سے وہ حیلہ گر — کہ ہان بیچتا ہون مین اس طور پر

اگر درمیان شرط یہ تم کرو — خبر اوسکو بکنے کی اصلا نہو

کہ خالی گھر ہے زن نیکذات — خداداد وہ لگ گئی میرے ہات

کوئی جاکے پہلے اوسے دیکھہ لے — جو پھر ٹھہرے قیمت سو مجکو ملے

کسی حیلے سے اوسکو لے آؤنگا — سوار اوسکو کشتی پہ کر جاؤنگا

یہ شرط اسکی تاجر نے منظور کر — کوئی معتمد اپنا بھیجا اودہر

وہان جاکے اوسنے جو دیکھا اوسے — تو رشک مہ و مہر پایا اوسے

کہا آکے مالک سے اوسنے بیان — کہ صیاد عالم ہے وہ بیگمان

نہ اصلا کنیزی کے لائق ہی وہ — حسینان عالم پہ فائق ہی وہ

وہ تاجر یہ سنکے ہوا شادمان — کہا کیا ہی دولت ملی ناگہان

بلا مرد مکار کو شوق سے — درم دس ہزار اوسکی قیمت دیئے

وہ زر لیکے ناپاک راضی ہوا — سزاوار قہر الٰہی ہوا

وہ خوش تھا کہ کیا بیچنے یار اسکا — ولیکن نہ سمجھا کچھ انجام کار

غرض لوگ تاجر کے پہنچے وہان — کہ لی آئین تا اوس پری کو یہان

زن پارسا پاس پہنچے وہ جب
بلا ماہی کشتی کا مالک وہان
وہ بولی کہ ساتھی گیا ہی کہین
وہ بولی کہ ساتھی جو تھا بیوفا
سنا جبکہ لوگونے اوسنے یہ حال
لگی سے کہنے کیا خوب سودا ہوا
کہ اک راہ چلتے کے کہنے سے آہ
لیا قید سے اوسکو مینے چھوڑا
ہی اب مجکو حق کی عبادت عزیز
اونہون نے کہا عذر بیسود ہے
خوشی سے چلیگی اگر تو نہ ساتھ
ہوئی سخت مجبور وہ پارسا
گئے لوگ اوسے لیکے تاجر کے پاس
کہا مجکو نعمت ملی غیب سے
تو کشتی پہ گوشہ مین بٹھلا دیا

کہا اوس سے چل ہو کے طیار اب
اسیواسطے ہمکو بھیجا یہان
بغیر اوسکے جاوگی ہرگز نہین
تجھے بیچکر لیکے قیمت گیا
بنی غم سے تصویر وہ مہ جمال
خریدار نے کچھ نہ دیکھا سنا
کیا سیم و زر اوسنے اپنا تباہ
عوض خوب اوس بیوفا نے کیا
نہ ہوگی کسیکی نہ ہرگز کنیز
ترے واسطے چلنے مین بہبود ہے
تو لیجائینگے ہم پکڑ تیرا ہاتھ
چلی وہان سے بس لیکے نام خدا
بہت خوش ہوا اول دیکھ نا پارسا
رکھون چشم مردم سے پنہان اسے
غرض اوسکو پوشیدہ سب سے کیا

دیا حکم پھر یون کہ لنگر اوٹھین ... ہوا ہی موافق جہاز اب چلین
جہاز او سنگہہ سے ہوئی پھر روان ... کھلے بادبان صورت آسمان
وہ دن بھر چلے با نشاط و طرب ... ہوا دن تمام آگیا وقت شب
گذر اک پھر رات سے جب گیا ... تو تاجر نے زن کو بلا کر کہا
کہ شیدا ہون مین تیرا ای مہ لقا ... ہوا جان و دل سے مین تجھپر فدا
کر اب وصل سے مجھکو تو شادکام ... بہم عیش و عشرت کرین صبح و شام
کیا اوسنے یہ سنکے انکار صاف ... کہ اس بات سے کر مجھے تو معاف
جو تو نے دیا میری قیمت مین زر ... کنیزی کرون تیری شام و سحر
ولیکن نہوگا کوئی ایسا کار ... کہ ہون پیش حق مین گنہگار و خوار
جو یہ کام کرتی گوارا کبھے ... نکرتی وطن سے کنارا کبھے
سنا جب یہ تاجر نے اوس سے سخن ... لگا کہنے پھر یون کہ ای سیمتن
کریگی اگر کامران تو مجھے ... عزیز اپنی جان سے رکھونگا تجھے
رہیگی اگر یون ہی مجھسے خلاف ... تو ہو جاؤنگا تیرا دشمن مین صاف
کہا اوسنے جو دل مین آئے کرو ... نہ ہرگز یہ امید مجھسے رکھو
یہ سنتے ہی تاجر ہوا خشمگین ... اوٹھا لیکے اک تازیانہ وہ ہین

تو اوس زن نے جب کھینچکر ایک آہ — سوئے آسمان پاس سے کی نگاہ
ہوا جب تموجِ الٰہی کا جوش — تو دریا مین پیدا ہوا اک خروش
لگی چلنے بادِ مخالف وہان — جہازونکو چکر ہوا ناگہان
تلاطم قیامت کا پانی مین تھا — اور اک شورِ آفت کا پانی مین تھا
وہ دریا ہوا اونکو سیلاب قہر — بنی موج ہر ایک گرداب قہر
جہاز اور وہ تاجر بھی انجام کار — رفیق اور جتنے تھے خدمتگزار
وہ سب غرق بحرِ فنا ہو گئے — غرض ساحلِ موت پر جا لگے
پر اب دیکھیے قدرتِ ایزدی — وہ زن ایک تختہ پہ بہتی چلی
زبان سے وہ کہتی جو تھی یا خدا — خدا اوسکی کشتی کا تھا ناخدا
گئی جب وہ بہتی ہوئی دور تر — تو اک ساحلِ امن آیا نظر
وہ سمجھی کہ ہے فضلِ پروردگار — لگی قدرتِ حق پہ ہونے نثار
وہ تختہ کنارے پہ جب جا لگا — اوترا اسنے خشکی کا رستہ لیا
ملا ایک ملکِ جنان مرغزار — کہ رہتی تھی اوس جا ہمیشہ بہار
نظر آئے پھولونکے ہر سو چمن — گل و لالہ و سوسن و نسترن
شجر ہر طرف سیکڑون میوہ دار — روان جابجا چشمۂ خوشگوار

جو دیکھا تو بس شکر کرنے لگی
کہا اے خدایا یہ لایا مجھے
اگرچہ بہت مینے ایذا سہی
کرون عہد اب دل مین یہ استوار
نہ بھولونگی مین یاد یزدان کبھی
یہ کہکر گیا اوسنے اوس جا مقام
سنو عدل خالق کا اب اگے حال
جو اوس عہد مین تہا نبی خلق کا
فلان شہر مین جاکے اب وہ تر
کہ ہی ایک مقبل زن پاکدین
تو حاضر ہو خدمت مین اوسکی شتاب
گنہ بخشوا اپنے اور خلق کے
گیا وان وہ پیغمبر نیک فال
سنا جبکہ حاکم نے حکم خدا
چلو جاکر وہان کی جو اوسنے لگا

وہ دم طاعت حق مین بھرنے لگی
ہزار آفتو نسے چھوڑایا مجھے
مگر کچھ نہین غم کہ عصمت بچے
نجاؤن یہا نسے کہین زینہار
نہ دیکھون کی اب شکل انسان کبھی
لگی کرنے طاعت وہان صبح و شام
حقیقت مین ہی منتقم ذو الجلال
اوسی اسطرحسے حق کا فرمان ہوا
جو ہے بادشاہ اوسکو آگاہ کیا
فلا نجا ہوئی آکے مسکن گزین
رعیت کو بھی اپنی لے ہمرکاب
مین بخشونگا فوراً جو وہ بخشدے
کہا شہ سے فرمان ایزد کا حال
رعیت کو ہمراہ لیکر چلا
تو دیکھا کہ اک زن ہی عصمت پناہ

کسی سمت کرتی نہین اک نظر — وہ بس یاد حق مین جہکائی ہی سر

نہ اوسکا کسیکا پڑا جو صلا — کہ ہی بات کوئی جو اوس سے ذرا

کہا شاہ سے کرکے جرات تمام — مودب کہڑے ہو کے اوس سے کلام

کہ یان ہم سب آئے ہین تیرے حضور — بہت دور سے بخشو اپنے قصور

کرےگی نہ تو گر خطائین معاف — نہ بخشیگا حق ہی یقین ہمکو صاف

کرون مین خطا پہلی اپنی بیان — کہ جس سے خطاوار ہون بیگمان

کہ ہی ایک قاضی مرے شہر کا — مرے سامنے اکدن اوسنے کہا

کہ ہی میرے بہائی کی جو ایک زن — زناکار ہی سخت ہے بد چلن

کہا مینے ثابت کر اس بات کو — گواہ اوسنے حاضر کیے لاکے دو

کہی جب گواہی بہی وہ نکی گذر — کہا مینے جا سنگسار اوسکو کر

پہر اب سوچتا ہون مین اوس بات کو — تعجب نہین گر فریب اوسمین ہو

ہوئی ہو جو کچہ اوسمین میری خطا — تو اب میری بخشش کی کر تو دعا

یہ سنکر لگی کہنے وہ پارسا — ترے جرم بخشیگا بیشک خدا

ہوا شاہ کا پاس عزت اوسے — تو دی بیٹہنے کی اجازت اوسے

پہر اوسکا پہر اوس زن کا شوہر رہا — بیان ماجرا اوسنے اپنا کیا

کہ تھی اک مری زوجۂ خوش خصال — وفادار و غمخوار و صاحب جمال
یہ دونوں مین پہونچی تھی الفت بہم — جدائی گوارا نہ تھی ایک دم
تو در پیش آیا سفر ناگہان — مجھے لے گیا آب و دانہ وہان
سپرد اوسکو بھائی کو مین کر گیا — کہ آخر وہ قاضی تھا اس شہر کا
یہ کہکر گیا میں گھر سے سفر — اور آیا جو پھر بعد مدت مین گھر
تو دیکھا وہ دلدار گھر مین نہین — کہ جان جیسے جسم بشر مین نہین
کہا مین جو گھبرا کے بھائی کو پاس — کہا اوسنے مجھسے بصد رنج و یاس
تری زن زناکار تھے بدشعار — ہوئے حکم حاکم سے وہ سنگسار
یہ سنکر لگا دل پہ تیر ستم — وہی آج تک مین ہون اور وہ ہی غم
غرض اسمین کچھہ جرم میرا جو ہو — تو تو بخشدے میرے اس جرم کو
لگی کہنے سنکر وہ عصمت پناہ — خدا عفو کر دے تمہارے گناہ
غرض یہ بھی جا بیٹھا شہ کے قرین — کہ اتنے مین قاضی بھی آیا وہین
کہا میری بھاوج تھی اک پارسا — مین ہو جان سے اوسپہ شیدا ہوا
ہوا جب نہ کچھہ اوس سے مطلب برار — تو حاکم سے کہکر کیا سنگسار
مرے واسطے بھی تو کر کچھہ دعا — کہا اوسنے جا تجکو بخشے خدا

یہہ کہہ کرکے کی سوئے شوہر نگاہ | کیا فعل قاضی کا اوسکو گواہ

پھر اسکے بین عابد ہوا روبرو | رہی جسکے گھر مین تھی وہ نیک خو

کہا سنیے اک زن کو گھر مین رکھا | سپرد اوسکو اپنا پسر کر دیا

پسر کو کیا جانے کسنے ہلاک | نکالا اوسے مینے بیخوف و باک

نہین کچھ بھی اوس زن کی جبسے خبر | سلامت رہی یا گئی غم سے مر

غرض میری جو کچھ ہو میرے خطا | تو کر میری بخشش کی حق سے دعا

وہ بولے کہ بخشیگا حق بیگمان | ادہر آکے تو بھی ذرا بیٹھہ یہان

وہ بیٹھا تو پھر آگے آیا غلام | کہا ماجرا اوسنے اپنا تمام

کہ تھا ایک آقا کا میرے پسر | کھلائی یہ تھی اک زن خوش سیر

بہت سو جتن سے اوس زن پہ مائل ہوا | مگر صاف انکار اوسنے کیا

پسر کو کیا ضد سے مینے ہلاک | کہ ہو اوسپہ آقا مرا خشمناک

مرے جرم سے وہ نکالی گئی | جو میری خطا تھی وہ مینے کہی

غرض میری حق مین بھی کر تو دعا | وہ بولی کہ تجکو بھی بخشے خدا

مخاطب وہ عابد سے پھر یون ہوئی | کہ قاتل پسر کا تری سے ہے یہی

پھر اسکے مین آیا وہ بے وفا | بچا جسکو سولے سے زر دے لیا

کہا اے چلے جب مجھے دار پر — ہوا اوس جگہہ ایک زن کا گذر

مرے حال پر رحم آیا اوسے — درم بیس دیکر چھڑایا مجھے

چلا اوس جگہہ سے مین کچھ ساتھہ — لیا بیچ اوسے ایک تاجر کے ہاتھہ

زن پارسا نے دیا یہ جواب — کہ بیشک تو ظالم ہی خانہ خراب

نہین قابل عفو تیری خطا — جو چاہی تو بخشے تجھے بھی خدا

لگی کہنے شوہر سے وہ نیکخو — تری زوجہ ہون میرا شوہر ہی تو

جو کچھہ حال گذرا وہ تو نے سنا — رہا ہر جگہہ میرا حافظ خدا

مرکب خطا سے جو انسان ہی — تنفر مجھے اوس سے ہر آن ہی

یہی چاہتی ہون کہ جب تک جیون — مین تنہائی مین حق کی طاعت کرون

تو گو میرا شوہر ہی اے نیک خو — پر اب مجھ سے تو دست بردار ہو

مین دریا سے بہکر جو آئی یہان — تو اک کشتی مال پائی یہان

مبارک رہی اب وہ دولت تجھے — کہ دولت بڑی ہی عبادت مجھے

یہ سنکر وہ شوہر ہوا بیقرار — لگا کہنے اے زوجۂ باوقار

یہ سب خاک ہی مال و دولت مجھے — نہ دیکھون اگر ایکدم مین تجھے

خوشی مجکو تیری گوارا ہی اب — عبادت سے او کون یہ پیارا ہی کب

یہ کہکر گنہگار دو نے وہ زار زار
ہوا زن سے پھر رخصت انجام کار

وہ حاکم بھی لیکر رعیت تمام
پھر اپنے گھر کے جانب بصد احتشام

وہ زن وان پہ مصروف طاعت رہی
چھٹی رنج دنیا سے راحت ملی

ہوا یان پہ اس زن کا قصہ تمام
کرین غور سب مردم خاص و عام

کہ کیا کار مردانہ زن نے کیا
قدم راہ حق سے نہ باہر رکھا

کرین مرد ہو کر جو ایسے گناہ
تو زن سے بھی کمتر ہے رائی تباہ

رکھین زہد و تقوی جو اپنا شعار
تو ہو آبرو پیش پروردگار

آغاز داستان آہنگر

خدا و پیمبر کی حمد و ثنا
بجا لا کے لکھتا ہون قصہ نیا

کہ پڑھنے سے جسکے ہو عبرت تمام
اوٹھاوین مزہ مردم خاص و عام

کسی شہر مین اک تھا کامل لوہار
کمال اسکو حاصل تھا یہ آشکار

جو تھا حال پر اوسکے فضل کریم
نتھا آگ سے کچھ اوسے خوف و بیم

وہ لوہے کو جب گرم کر دیتا تھا تاؤ
پکڑ ہاتھ سے کھینچتا نے لگاؤ

نہ دستے نہ چمٹے کا محتاج تھا
بناتا تھا یون کام اپنا سدا

ہوئے اس سے واقف جو مرد و زنان
لگے پوچھنے اوس سے پیر و جوان

کہ تجھ مین یہ کیسی کرامات ہے ۔ بیان ہمسے کر تو یہ کیا بات ہے
بہت اوسنے حیلے حوالے کیے ۔ ولیکن کسی سے نہ ہرگز سنے
جب اصرار حد سے زیادہ ہوا ۔ تو مجبور ہو کر وہ کہنے لگا
سنو گوش دل سے مری داستان ۔ کہ بس غیرت انگیز ہے یہ بیان
کہ اس شہر مین اک ہوا قحط سال ۔ ہوا غم سے لوگونکا آشفتہ حال
نہ برسا کبھی ہول کر آسمان ۔ زمین خشک تھی مثل تشنہ دہان
عوض ابر تر کے ہر اک چشم تر ۔ نہ تھی برق بیتابی دل تھی مگر
عجب کچھ مصیبت زمانے کو تھی ۔ کہ محتاج خلق ایک دانے کو تھی
خورش اون دنون خلق مین غم کی تھی ۔ سبیل اون دنون دیدہ نم کی تھی
غرض حال پر میرے تھا فضل رب ۔ زمانے کی نعمت مہیا تھے سب
زن اک پارسا میری ہمسایہ تھے ۔ بچارے وہ محتاج و کم مایہ تھے
پسر اوسکے دو تین تھے خردسال ۔ عجب اونکا فاقون سے پہونچا تھا حال
وہ زن جسمین غیرت ضرور تھی ۔ ولی پاکداماں و مستور تھی
یہ حال اپنی بچون کا بس دیکھکر ۔ ہوئی مضطرب اور خستہ جگر
فلک کی طرف اوسنے کر کے نگاہ ۔ لگی کہنے وہ کھینچکر دل سے آہ

کہوں حال کس سے کہ ہر جا نہین ۔ طعام انکی خاطر کہان پاؤن مین

کبھی گھر سے باہر مین نکلی نہین ۔ یہ بہتر ہی اب جان دون مین یہین

یہ کہہ کہکے وہ رنج سہتی رہی ۔ صبوری سی گھر مین وہ رہتی رہی

یہ تنگ آئی گو چرخ کے جبر سے ۔ نہ باہر ہوئی پردۂ صبر سے

غش اک روز بچون پہ طاری ہوا ۔ تو گھبرا کے پھر ایسے اوسنے کہا

سہون جور فاقون کا مین کب تلک ۔ وہ دیکھون گی اب جو دکھائی فلک

نکلتے ہو اب گھر سے مین خستہ حال ۔ مصیبت مین پردے کا کیا ہی خیال

یہ کہکر وہ زن آئی بس میری پاس ۔ لگی کہنے ای مرد ایزد شناس

ہی بچون کو فاقہ کشی صبح و شام ۔ ہوا جور گردون سے جینا حرام

کچھ اب حق ہمسایگی کر ادا * ۔ تو اجر اسکا تجکو بھی دیگا خدا

ہوئی حرف زن یون جو وہ نازنین ۔ تو مین حال سنکر ہوا دل حزین

نظر میری اوسپر پڑی ایکبار ۔ ہوا ناوک حسن بس دل کے پار

نظر آیا جب دام زلف دراز ۔ ہوا مرغ دل قیدی حرص و آز

کہا مینے اوس سے کہ ای لالہ فام ۔ جو کر وصل سے تو مجھے شاد کام

تو جو چاہی لے سب مہیا ہی یان ۔ کرون پاس خاطر ترا بیگمان

یہ سنتے ہی وہ صاف برہم ہوئے
روان گھر کے جانب بصد غم ہوئے

کٹے صبر سے اور وہ دن بسر
ہراسان ہوئی پھر وہ خستہ جگر

تو گھبرا کے وہ آئی پھر میرے پاس
لگی کہنے مجھسے بصد رنج و یاس

کنیزی کرون تیری دن رات مین
و لیکن کرونگی نہ یہ بات مین

خدا کے لیے دے مجھے کچھ طعام
کہ ہوتے ہین فاقون سے بچے تمام

کہا مینے کر وصل سے کامران
اگر دون مال و زر مین تجھے بیگمان

اگر وصل سے تجھکو انکار ہے
تو پھر مجھسے خواہش یہ بیکار ہے

خجل ہو کے پھر وہ گئی اپنے گھر
پھرے ہاتھ خالی وہ خستہ جگر

اسیطرح آئی وہ زن چار بار
کیا رحم مینے نہ کچھ زینہار

جو پہلے کہا تھا وہ کہتا رہا
مگر اوسنے انکار پھر بھی کیا

غرض جب تلک تاب و طاقت رہی
مصیبت وہ فاقون کی اوسنے سہی

پھر اکدن ہوئی سخت وہ بیقرار
ہوئی آ کے کہنے مرے اشکبار

کہا اب نہین تنمین تاب و توان
نکلتے ہی فاقون سے اب میری جان

جو مر جاؤن مین کچھ نہین اسکا غم
مرین میرے بچے تو ہے یہ ستم

نہ مطلق رہا دل مین صبر و شکیب
دیا ہائے کیا آسمان نے فریب

ہوئی اب مصیبت سی مجبور مین / تری بات کرتی ہون منظور مین

مگر اوسمین اک شرط ہی درمیان / خیال اوسکا مجھکو ہے بیگمان

مکان بہر خلوت وہ تجویز کر / کہ جسمین نہو مور کا بھی گذر

کسی جانور کا نہو کچھ نشان / سوا میرے تیرے نہو کوئی وان

ہوا شاد یون سنکے مین اوسکی بات / ملے پیاس مین جیسے آب حیات

غرض اک مکان مین اوسے لیگیا / نہا کچھ اثر جسمین ذی روح کا

کیا مینے جب قصد بوس و کنار / لگی کہنے سنتے وہ گلعذار

ابھی مجھکو اس بات سے رکھہ معاف / کہ کرتا ہے تو قول کے برخلاف

کہا مینے اوس سے بتا میری جان / کہ ہی میرے تیرے سوا کون یان

لگی کہنے تو کور باطن ہے آہ / پہونچتی نہین تیری وان تک نگاہ

یہان دیکھتا عالم الغیب ہے / جو دانا ہے اسرار لاریب ہے

وہ ناظر ہے عادل ہے قہار ہے / پسند اوسکو کب ایسا بدکار ہے

فرشتے مقرر ہین دو دوش پر / وہ لکھتے ہین انسان کی عیب و ہنر

جو کچھ ہی مری تیری یان گفتگو / وہ لکھ لی اونھون نے سب ہو بہو

مرے دل مین ہی خوف اوسکا کمال / ہوئی زندگی مجھکو بیشک وبال

حیا تجھکو لیکن نہ آئے ذرا — ہے ہستی سے لب پر وہی مدعا
نہ دنیا کی شرم اور نہ عقبےٰ کا ڈر — خدا کا نہ کچھ دل میں خوف و خطر
عبث تجھپہ ہے اتنا شہوت کا جوش — سنبھال اپنے اسلام خدا کو تو ہوش
گنہ ہو نہ ہو گر تجھکو پرہیز ہو — تو نار سقر تجھپہ کیون تیز ہو
جھکا کر گریبان مین تو اپنا سر — ذرا مغفرت کی بھی تدبیر کر
جب اوس زاہدہ سے سنا یہ سخن — کھڑے ہو گئے میرے مو بدن
یکایک ہوا مجھکو خوف خدا — جگر میرا ہیبت سے لرزان ہوا
کہا مینے دلسے کہ اے بوالہوس — گناہوں سے کرتا نہین اب بھی بس
تو اب تک ہی پابند حرص و ہوا — نہ خوف قیامت نہ ترس خدا
رہا سر گران خواب غفلت مین تو — پڑا آ احسنہ کار ذلت مین تو
یہ بہتر ہے عقبےٰ کی کر اب تجھے فکر — خدا کا رہے روز و شب لب پہ ذکر
ملامت یہ کر دل کو انجام کار — اوٹھا وانسے شرمندہ و اشکبار
خوشی سے بہت غلہ و مال و زر — دیا زن کو رخصت کیا اوسکو گھر
سوے آسمان اوسنے پھر ہاتھ اوٹھا — مرے واسطے حق سے مانگی دعا
کہ یارب یہ بیشک ہی اب نیک مرد — جو کی آگ شہوت کی یون اسنے سرد

تو سرد اسکو کرے ہر طرح آگ کو | یہ دنیا کی ہو یا کہ دوزخ کی ہو

اور ہی دل سے حق کی مجبوری ہے تاب | سمجھتا ہون آتش کو مین مثل آب

نہین کچھ ہی آلات سے مجھکو کام | بناتا ہون کام اپنا یون مین مدام

ہوا قصہ یہ اس غرض سی بیان | کرین تا کہ غور اسمین اہل جہان

جو آہنگر اسنے خدا سے ڈرا | تو کیا کی خدا اسکو کرامت عطا

خدا اسکا کرے خوف جو کوئی مرد | تو آگ دنیا و عقبے کی سرد

نظم خاتمہ

بجا لا کے شکر خدا سے جہان | سبب نظم کا کچھ کرون مین بیان

مری مہربان شیخ عبد العزیز | کہ ہین معدن علم و عقل و تمیز

کیا نثر مین لکھ کے مضمون عطا | یہ فرمایا نظم اسکو تو کرکے لا

کہ اول تو قاضی کا قصہ بیان | پھر آہنگر خام کی داستان

لکھے دونون قصے زبس زود تر | نہ جلدی مین کی پھر دوبارہ نظر

یہ گوبند پرشاد جو ہے قضا | اسے ہے یہ احباب سے التجا

خطائین کرین میری یکسر معاف | خطائین کرے اونکی داور معاف

تمام شد

الحمد للہ و المنہ کہ قصہ حیرت انگیز بلطف آمیز پر از فصاحت و بلاغت مبرا از عیب و طوالت کہ پیشتر نثر مین تھا فی الحال جناب معلے القاب خداوند نعمت فیاض زمان جناب حاجی شیخ جیعلی صاحب و شیخ عبد العزیز صاحب نے مجھسے فرمایا کہ تم اسکو نظم کردو ہم چھپوائین تاکہ اسکو لوگ پڑھکر اپنے دل کو بہلائین بلکہ عمل مین لائین اور مجکو دعاے خیر سے یاد فرمائین بموجب ارشاد فیض بنیاد سرامری مین مینے نظم کیا اور اسکا حق تالیف جناب موصوفین کو دیا لہذا اہل مطابع کی خدمت مین التماس ہے کہ کوئی صاحب مطبع وخواہ تاجر کتب قصہ چھاپنے یا چھپوانے اس قصہ کا نہ فرمائین کہ بنظر نفع سے نقصان نہ اوٹھائین جسقدر نسخے درکار ہون دکان حاجی صاحب محتشم الیہ سے طلب فرمائین مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد و بس العبد گوبند پرشاد متخلص بہ فضا

تاریخ منشی گوبند پرشاد متخلص بہ فضا

کیا یہ پر معرفت چھپا نسخہ	جسکی ہر داستان ہے پند آمیز
سے پہ سر فتح اُ لکھو فضا	سال تاریخ طبع عبرت خیز

۱۲۲۰ھ

۲۵۵۵۹